بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

اللہ تعالیٰ کے یہ فضل افراد جماعت میں یہ احساس پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں
کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے اور ماننے میں اور عمل کرنے میں پہلے کی نسبت بہتر ہوں
اور ہمارا ہر دن اور ہر قدم گذشتہ دن سے اور پچھلے قدم سے نیکی اور تقویٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے میں ترقی کرتا ہوا اور آگے بڑھتا ہوا نظر آئے
اپنی برائیوں کو ہم پیچھے چھوڑ چکے ہوں اور نیکیوں میں نئی منزلوں کو طے کر رہے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14؍ستمبر 2018ء بمقام (جلسہ گاہ بلجیم) برسلز

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے جماعت احمدیہ بلجیم کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ بڑے عرصے کے بعد میں آپ کے جلسہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ اس عرصہ میں جماعت میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی باتوں میں یہاں ترقی ہوئی ہے مثلاً مشن ہاؤسز میں اضافہ ہوا مساجد اور نماز سینٹرز میں بھی اضافہ ہوا۔ برسلز کی مسجد جو زیر تعمیر ہے تقریباً تکمیل کے مراحل میں ہے وہ بھی اچھی مسجد بن رہی ہے۔ پرسوں ہالکن میں ایک مسجد کا میں نے افتتاح کیا۔ بڑی وسیع جگہ اور عمارت جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے تو ظاہری طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت پر یہاں بڑے فضل ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ فضل، یہ احساس بھی افراد جماعت میں پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے اور ماننے میں اور عمل کرنے میں بھی نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ حقیقی طور پر پہلے کی نسبت بہتر ہوں اور ہمارا ہر دن اور ہر قدم گذشتہ دن سے اور پچھلے قدم سے نیکی اور تقویٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے میں ترقی کرتا ہوا اور آگے بڑھتا ہوا نظر آئے۔ اپنی برائیوں کو ہم پیچھے چھوڑ چکے ہوں اور نیکیوں میں نئی منزلوں کو طے کر رہے ہوں۔ اگر یہ بات افراد جماعت میں نظر آتی ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو حاصل کر لیا ہے یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ آپ یہاں دین کے نام پر آئے اللہ تعالیٰ کے نام پر آئے اور پھر اللہ کے حکموں پر عمل نہ کیا تو یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا سکتی ہیں۔ ایک حد تک دنیا کی طرف توجہ دینا اور دنیا کمانا گناہ نہیں لیکن دنیا پر دنیاداروں کی طرح گرنا اس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے کیونکہ اگر یہ نہیں ہوں گے تو اس راہ سے بھی ابتلا آ جاتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور قمار باز ٹھگ ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے۔ مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے دنیاوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا

کرسکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دنیاوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے۔

حضور انور نے فرمایا: دنیا بھی کمانی ہے تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بیوی بچوں کے حق ادا کرنے ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنی ہے یہ مقصد ہو گا تو دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا۔ حضور انور نے فرمایا: اس بات کی ایک اور جگہ مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ دنیا کو حاصل کرنے کا مقصد دین ہونا چاہئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے مؤمن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کے موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اور اس کا مال وجاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ فرمایا اس کا مفہوم یہی ہے کہ دولت ایک ایسی سواری ہے جس پر بیٹھ کر انسان کو دین کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچنا ہے اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ۔ اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے لیکن کس دنیا کو حسنة الدنیا کو مقدم کیا ہے جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جائے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مؤمن کو دنیا کے حصول میں حسنات الاٰخرة کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حسنة الدنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا جو ایک مؤمن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف کا موجب ہو نہ ہم جنسوں میں کسی عار اور شرم کا باعث ایسی دنیا بیشک حسنة الاخرة کا موجب ہو گی۔ حضور انور نے فرمایا: پس ہم میں سے ہر ایک کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ایسی دنیا کمائیں جو آخرت کی حسنات کا موجب ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ مت خیال کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت اور مال وعزت اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے راحت یا اطمینان اور سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشتی ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں وہ اطمینان اور تسلی اور تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے۔ وہ ان باتوں سے نہیں ملتی وہ خدا میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام کی یہی نصیحت تھی کہ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کہ پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم اللہ کے پورے فرمانبردار ہو۔ مطلب یہ کہ تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی حالت میں رہنا چاہئے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ پس یہ بے جا حسرتوں آرزوؤں کی آگ بھی منجملہ اس جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن وفرزند کی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے کہ وہ بندے اور خدا میں ایک روک پیدا کر دیتی ہے۔ مال اور اولاد سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے سخت بے چین اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے آپ فرماتے ہیں دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیا کی محبت کی رگڑ سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے اس سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی بیکاری کا شکار ہو جاتا ہے لیکن جب دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ہو۔ تو اس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر جاتا ہے۔ پھر بندہ وہی چاہتا ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں۔ دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کامل محبت نہ ہو نہ ہی دنیا کی محبت میں کمی آسکتی ہے نہ ہی انسان کو مرتے وقت دلی سکون مل سکتا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: ایک جلسہ پر شروع میں جب جلسوں کا آغاز ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب یہ پتا چلا کہ جلسے کے مقصد کو لوگ پورا نہیں کر رہے تو آپ نے بڑی سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال میں جلسہ کا انعقاد نہیں کروں گا اور اس سال جلسہ منعقد نہیں ہوا۔

پس اگر ایسے لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں اپنی کچھ کمزوریوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضگی کا مورد بنے تو آجکل تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تعداد کے لحاظ سے کتنے ہیں جو اس زمرے میں آتے ہیں جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ اگر وہ معیار نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں تو پھر جلسہ میں شامل ہونے کے حق دار بھی ہم نہیں۔ اس بات سے ہر مخلص احمدی کے دل میں ایک فکر پیدا ہونی چاہئے۔ اب تو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک کے جلسے ہوتے ہیں بعض میں میں شامل ہوتا ہوں بعض پر ایم.ٹی.اے کے ذریعہ سے شرکت ہو جاتی ہے۔ یورپ کے بعض جلسوں میں آپ میں سے بہت سے شامل ہوتے ہیں اس وقت بھی میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں جو کئی جلسوں میں شامل ہوئے۔ پس ایک سال میں ایک سے زیادہ جلسوں میں شامل ہونے کی وجہ سے ایک انقلاب ہماری حالتوں میں آجانا چاہئے۔ کہاں تو وہ زمانہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہوں سال میں ایک دفعہ تاکہ تمہارے اندر ایسی پاک تبدیلی ہو اور سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اور کجا اب یہ حالت ہے کہ بعض لوگ ایک سال میں ایک سے زائد جلسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ پس جائزہ لیں کہ کیسا انقلاب پھر ایسے حالات میں آجانا چاہئے۔ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی ایک ملاقات ہی کئی جلسوں پر بھاری تھی اور ایک انقلاب آجاتا تھا آپ سے مل کے۔ لیکن اب مسلسل کئی جلسوں کو دیکھنا اور شامل ہونا کچھ تو پاک تبدیلی پیدا کرنے کا باعث ہونا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا: مَیں ایم.ٹی.اے سننے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے وہاں کے لوگ اس لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں تو ایم.ٹی.اے پر کم از کم باقاعدگی سے خطبات ہی سنا کریں دیکھا کریں جلسے دیکھا کریں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جلسوں کے پروگرام کو ایم۔ٹی۔اے پر دیکھ اور سن کر ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تو ساٹھ ستر فیصد تو تشنگی دور ہو سکتی ہے اور اگر چاہیں تو پاک تبدیلی تو پھر سو فیصد پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ لوگ جو اب یورپ میں آ گئے ہیں آپ کو میں کہتا ہوں کہ آپ تو جلسوں میں شامل ہو رہے ہیں اور بعض سال میں ایک سے زیادہ جلسوں میں شامل ہو رہے ہیں یہاں آنے والے احمدیوں کو تو جیسا کہ میں نے کہا ایک انقلاب اپنی حالتوں میں پیدا کر لینا چاہئے یہ ٹریننگ کیمپ جو اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے اس میں آنے کا فائدہ تو تبھی ہے جب حضرت مسیح

موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کے مطابق دنیا کو اپنا خادم بنا کر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والے بنیں یہاں آ کر جلسہ کی کارروائی کو غور سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ ہم نے ان باتوں پر عمل کرنا ہے تا کہ اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کرسکیں۔

حضورانور نے فرمایا: مسلمانوں کی آجکل جو ذلت اور تنزل کی حالت ہے وہ اس لئے ہے کہ بڑے بڑے مقررین کی تقریریں تو سن لیتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ عمل بالکل نہ ہونے کے برابر ہے بلکہ ہے ہی نہیں اور جس قوم میں عمل نہ ہو وہ کبھی ترقی نہیں کرسکتی۔ دنیا میں آج مسلمانوں کی جو حالت ہے اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ صرف باتیں ہیں اور عمل نہیں اگر عمل ہوتا تو آج یہ حالت نہ ہوتی۔ پس جب حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم نے مانا ہے تو اس لئے کہ وہ کمزوریاں جو مسلمانوں میں پیدا ہوگئی ہیں ان کو دور کیا جائے ورنہ بے فائدہ ہے۔ پس یہاں آنے کے اصل مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ جلسہ جو جلسہ سننا اور ان باتوں پر عمل کرنا ہے ان کو یہاں سنیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ مقصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ کے لحاظ سے بعض انتظامی باتیں بھی کرنی چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ جگہ جو جلسہ کے لئے لی گئی ہے اس کے ماحول میں خیال رکھیں کہ نہ انتظامیہ کو کوئی تکلیف ہو نہ باہر نکلتے ہوئے سڑکوں پر ہمسایوں کو تکلیف ہو۔ اس بات کو بہرحال یقینی بنانا چاہئے غیر مسلموں کو تبھی اسلام کا صحیح پتا چلے گا جب ان پر یہ اظہار ہوگا کہ احمدی کس طرح ہمسایوں کا بھی خیال رکھنے والے ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں اور باوجود اتنی تعداد ہونے کے کسی قسم کی پریشانی کا باعث نہیں بن رہے۔ پھر جلسہ کے دنوں میں جو اصل مقصد ہے دعاؤں کا اس کو بھی سامنے رکھیں درود پڑھتے رہیں ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر کریں۔ جلسہ کی تقریروں کو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ غور سے سنیں اور اس کے لئے یہ باقاعدہ انتظام رکھیں کہ جلسہ کے وقت میں ہر پروگرام میں شامل ہونا ہے اور تقریریں سننی ہیں اسی طرح پھر آپ اپنے بچوں کی اور اگلی نسلوں کی تربیت کر سکتے ہیں ان میں یہ احساس پیدا کر سکتے ہیں کہ جلسے کی کیا اہمیت ہے۔ آپس میں بھی جلسوں میں بدمزگیاں پیدا ہو جاتی ہیں کچھ پرانی رنجشیں لوگوں کی چل رہی ہوتی ہیں جب اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ ابھر کے سامنے آجاتی ہیں اس لئے اس ماحول کو اس لحاظ سے بالکل پاک صاف رکھیں کوئی ایسی بات نہ ہو جو کسی بھی طرح بھی ایک دوسرے کے لئے دل آزاری کا باعث بنے اور پھر لوگوں کو بھی غلط تاثر اس کی وجہ سے قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ بہرحال ہر لحاظ سے جلسہ کو بابرکت فرمائے سب لوگ ان جلسے کے دنوں میں دعائیں بھی کرتے رہیں نمازوں کی طرف بھی توجہ رکھیں اور حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی دعاؤں کا بھی اللہ تعالیٰ آپ کو وارث بنائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 14th - September - 2018

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB